شمائل واخلاق نبوی ﷺ
(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ کلام کی روشنی میں)

حافظ محمد سجاد *
حافظ نثار مصطفیٰ **

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مختلف اَوقات اور مَواقع پر نبی کریم ﷺ کی مدح وستایش میں اَشعار کہے۔ یقیناً یہ اَشعار نبی کریم ﷺ کی ایسی نعت پر مُشتمِل ہیں، جو حقائق وواقعات کے تناظر میں مبنی بر حقیقت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَشعار کو زمانی لحاظ سے ہم دو اَدوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ عہدِ نبوی ﷺ کے اَشعار۔ ۲۔ بعد از عہدِ نبوی ﷺ کے اشعار۔

اول الذکر عہد کے اشعار حدیثِ تقریر کے زمرہ میں آتے ہیں جبکہ ثانی الذکر عہد کے اشعار بھی بلاخوفِ تردید حقیقت اور واقعیت کے آئینہ دار اور عکاس ہیں۔ اس مختصر سی تحقیقی کاوش میں دلائل وبراہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نعتیہ شاعری تخیلاتی اور ماورائی رنگ سے پاک ومنزہ ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ کی تعلیم وتربیت کے باعث ان کی شاعری کے موضوعات میں اِصلاحی اور واقعاتی رنگ نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے نقوش اور شمائل نبوی اور اخلاق نبوی کے انوار بھی بہ کثرت موجود ہیں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ کا خلق عظیم

پیارے نبی کریم ﷺ پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں کہا:

كَانَ الْمُصفّٰى فِى الْاَخْلَاقِ قَدْ عَلِمُوْا وَفِـى الْعَفَـافِ فَلَـمْ نَعْـدِلْ بِـه اَحَـدًا
نَفْسِىْ فِدَاؤُ كَ مِن مَّيِّتٍ وَّمِنَ بدَنٍ مَا اَطْيَبَ الذِّكْرَ وَالْاَخْلَاقَ وَالْجَسدَا(۱)

(سب کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ کیسے پاکیزہ اخلاق تھے۔ عفت وپرہیزگاری میں ہم سب، کسی کو کبھی آپ ﷺ کا ہمسر نہیں سمجھتے تھے۔ میری جان آپ ﷺ پر قربان، کیسا خوبصورت بدن تھا۔ کیسا جسم (پاکیزہ واطہر) تھا۔ آپ ﷺ کی یاد کتنی پاکیزہ تھی، اخلاق کیسے اچھے تھے، بدن کتنا لطیف تھا؟۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

مُسْتَشْعَرِى حَلَق الْمَاذِى يَقْدُ مُهُمْ جَلْـدُ النَّحِيْـزَةِ مَـاضٍ غَـيْرُ رِعْدِيْـدٍ
اَعْنِـى الرَّسُـوْلَ فَـاِنَّ االلهَ فَضَّـلَه عَلَـى الْبَرِيَّـةِ بِالتَّقْـوٰى وَبِالْجُـوْدِ
فِيْنَـا الرَّسُـوْلُ وَفِيْنَـا الْحَـقُّ نَتْبَعُـه حَتّٰـى الْمَمَـاتِ وَنَصْـرٌ غَـيْرُ مَحْـدُوْدٍ
مَـاضٍ عَلَى الْهَوْلِ رَكَّابٌ لما قَطَعُوْا اِذَا الْكُمَـاة تَحَـامَوْا فِـى الصَّـنَادِيْدِ

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

وَافٍ وَّمَاضٍ شِهَابٌ يُّسْتَضَاءُ بِه   بَدرٌ اَنَارَ عَلٰى كُلِّ الْاَمَاجِيْدِ
مُبَارَكٌ كَضِيَاءِ الْبَدْرِ صُوْرَتُه   مَا قَالَ كَانَ قَضَاءً غَيْرَ مَرْدُوْدٍ (۲)

(لوہا پہنے ہوئے لشکر کی کمان ایک قوی شخص حضرت محمد ﷺ فرمارہے ہیں۔ جو بزدل نہیں ہیں، میری مراد رسول ﷺ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام مخلوقات پر تقویٰ اور جود وسخا کے لحاظ سے فضیلت دی ہے۔ ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور ہم میں حق موجود ہے جس کی موت تک ہم غیر محدود پیروی کریں گے۔ آپ ﷺ خوف کی طرف بڑھنے والے ہوتے ہیں، جب کہ لشکر بہادر، لوگوں کے ساتھ پناہ لیتے۔ آپ ﷺ وعدہ پورا کرنے والے اور نافذ کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ شہاب ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور بدر کی مانند ہیں، جو ہر بلندی پر چمکتا ہے۔ آپ ﷺ مبارک ہیں۔ آپ ﷺ کی صورت بدر کی طرح روشن ہے اور آپ ﷺ جو بھی فرماتے ہیں وہ ایک نہ ٹلنے والی تقدیر بن جاتی ہے۔

۲۔ نقوشِ سیرت

نبی کریم ﷺ مضبوط اعصاب والے، قوی، بہادر، تقویٰ اور سخاوت کے لحاظ سے آپ سب پر فائق، خطرات میں کود پڑنے والے سپہ سالار، دشمن پر چڑھائی کرنے والے، وعدہ پورا کرنے والے، برکت والے اور روشن چہرے والے ہیں اور آپ ﷺ جو بات فرمادیتے ہیں وہ تقدیر بن جاتی ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَمَا فَقَدَ الْمَاضُوْنَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ   وَّلَا مِثْلُه حَتّٰى الْقِيَامَةِ يُفْقَدُ
اَعَفُّ وَاَوْفٰى ذِمَّةً بَعْدَ ذِمَّةٍ   وَاَقْرَبُ مِنْهُ نَاءِلًا لَّا يُنْكَدُ
وَاَبْذَلَ مِنْهُ لِلطَّرِيْفِ وَتَالِدٍ   اِذَا ضَنَّ مِعْطَاءٌ عَمَّا كَانَ يُتْلِدُ
وَاَكْرَمَ حَيًّا فِى الْبُيُوْتِ اِذَا انْتَمٰى   وَاَكْرَم جَدًّا اَبْطَحِيًّا يَّسُوْدُ
وَاَمْنَعَ ذِرْوَاتٍ وَاَثْبَتَ فِى الْعُلَا   دَعَاءِمَ عِزٍّ شَاهِقَاتٍ تَشِيْدُ
رَبَّاهُ وَلِيْدًا فَاسْتَتَمَّ تَمَامَه   عَلٰى اَكْرَمِ الْخَيْرَاتِ رَبٌّ مُّمَجَّدٌ (۳)

گذشتہ لوگوں نے محمد ﷺ کی مثل آدمی نہیں پایا (نہیں دیکھا) اور نہ قیامت تک آپ ﷺ جیسا آدمی پائیں گے۔ آپ ﷺ بہت عفیف اور عہد کو پورا کرنے والے تھے اور کم بخشش کرنے والے نہ تھے اور جب بخشش کرنے والا بخل سے کام لیتا تو آپ ﷺ نیا اور پرانا مال بہت خرچ کرتے اور جب گھرانوں کا نسب بیان کیا جاتا تو آپ ﷺ معزز قبیلے والے تھے اور آپ بطحاء کے سردار تھے اور بڑی محفوظ چوٹی والے تھے اور آپ ﷺ نے بلندیوں میں عزت کے بلند ستونوں کو مضبوطی سے قائم کیا اور بزرگی والے رب نے آپ ﷺ کی اچھے کاموں پر تربیت کی۔

امانت و دیانت رسول کریم ﷺ

حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے کہا:

جَاءَ بِالنَّامُوْسِ مِن لَّدُنِ االلهِ   وَكَانَ الْاَ مِيْنَ فِيْهِ الْمُعَانَا (۴)

(آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آئے ہیں۔ اور آپ ﷺ اس سلسلہ میں ایسے امین ہیں جن کی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے۔)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَقَـدْ بَـدَانَا فَكَـذَّبْنَا فَقَـالَ لَنَـا صِـدْقَ الْحَـدِيْثِ نَبِـيٌّ عِنْـدَهُ الْخَـبَرُ

نَبِـيُّ صِـدْقٍ اَتٰـى بِالْحَـقِّ مِـنْ ثِقَـة وَافِى الْاَمَانَةَ مَافِىْ عوْدِه خَـور (۵)

(اور بلاشبہ آپ ﷺ ہمارے ہاں ظاہر ہوئے پس، ہم نے جھٹلایا۔ پس اس نبی ﷺ نے جس کو خبر ہے، ہمارے لیے سچی بات کہی۔ سچے نبی ہیں، وثوق سے حق لائے ہیں، امانت دار ہیں اور آپ ﷺ کے راستہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔)

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ یوں مدح سرا ہیں:

وَاَعْلَـــمُ اَنَّ االلهَ لَا رَبَّ غَـــيْرُه وَاَنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَا ئِبِ (۶)

(اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں، اور آپ ﷺ ہر غائب کے امیں ہیں۔)

حضرت ظبیان بن کرادہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَاُشْـهدُ بِالْبَيْـتِ الْعَتِيْـقِ وَبِالصَّـفَا شَـــهادَةَمَنْ اِحْسَـــانُه مُتَقبَّـــلٌ

بِاَنَّــکَ مَحْمُــوْدٌ لَّــدَيْنَا مُبَـارَکٌ وَفِيٌّ اَمِيْنٌ، صَادِقُ الْقَوْلِ مُرْسَلٌ (۷)

میں البیت العتیق اور کوہ صفا کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ آپ ﷺ تعریف کئے گئے، دنیا کے لیے مبارک، باوفا، امانت دار، اور اپنے قول میں سچے اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان دونوں کی گواہی اس شخص کی گواہی کی طرح مقبول ہے جس کی سچائی اور راست بازی مقبول و مسلم ہو۔

(ہاتف غیبی رضی اللہ عنہ جن) نے کہا:

هــب فَقَـدْ لَاحَ سِـرَاجُ الـدِّيْنِ بِصَـــادِقٍ مُّهَـــذَّبٍ اَمِـــيْنٍ

فَارْحَــلْ عَلٰــى نَاجِبَــة اُمُــوْنٍ تَمْشِیْ عَلَى الصَّحْصَح وَالْحُزُوْنِ(۸)

(اے جندل بن نضلہ بن عمرو) اٹھ! پس بلاشبہ دین کا چراغ ایک سچے، مہذب اور امانت دار (رسول حضرت محمد ﷺ) کی بدولت چمک اٹھا۔ پس تو ایسی اچھی اور عمدہ، خالی از خطر سواری پر سوار ہو جو ہموار و موزوں اور غیر ہموار و غلیظ زمین پر برابر چلے اور محمد ﷺ کی طرف کوچ کر۔)

جناب قیس بن نشبہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے:

تَابَعْـتُ دِيْــنَ مُحَمَّــدٍ وَّرَضِيْتُه كُــلَّ الرِّضَــا لِاَ مَــانَتِیْ وَلِــدِيْنِیْ

ذَاکَ امْـرُوٌ نَازَعْتَـه قَــوْلَ الْعَـدَا وَعَقَـــدتُّ فِيْــه يَمِيْنَــه بِيَمِيْنِـــیْ

قَـدْ كُنْـتُ آمَلُـه وَاَنْظُـرُ دَهْـرَه فَـــاللهُ قَـــدَّرَ اَنَّـــه يَهْـــدِيْنِیْ

اَعْنِـی ابْـنَ آمِنَـة الْاَمِيْنِ وَمَـنْ بِـه اَرْجُو السَّلَامَةَ مِنْ عَذَابِ الْيُوْنِ (۹)

میں نے محمد ﷺ کے دین کی پیروی کی اور میں نے اپنی امانت اور اپنے دین کے لیے اس اتباع محمد کو مکمل طور پر پسند کیا وہ ایسے شخص ہیں کہ میں اس کی خاطر دشمنی کی بات کا شائق ہو گیا اور میں نے اپنے دائیں ہاتھ کو اس کے دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ یقیناً میں اس کا اور اس کے زمانے کا انتظار کرتا تھا۔ پس اللہ نے مقدر کیا کہ وہ مجھے ہدایت دے گا۔ میری مراد آمنہ کے امانت دار بیٹے (حضرت محمد ﷺ) ہیں اور ان کی بدولت رسوائی کے عذاب سے سلامتی کے حصول کی میں امید رکھتا ہوں۔

۴۔ صداقتِ رسول ﷺ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا:

یَمْضِیْ وَیـذمرُنَا عَـنْ غَـیْرِ مَعْصِیَۃ کَاَنّہٗ الْبَدْرُ لَمْ یُطْبَعْ عَلَی الْکَذِبِ

بَــــدَالَنَا فَاتَّبَعْنَـــــاہُ نُصَـــــدِّقُہ وَکَـذَّبُوْہُ فَکُنَّـا اَسْعَدَ الْعَـرَبِ(۱۰)

رسول اللہ ﷺ ہمیں ایسی باتوں پر آمادہ کرتے ہیں جو معصیت سے دور ہوتی ہیں اور انہیں نافذ کرتے ہیں۔ گویا آپ ﷺ ایسا چودھویں کا چاند ہیں جن کی سرشت میں جھوٹ نہیں ہے۔ آپ ﷺ ہمارے لیے ظاہر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔ ہم آپ ﷺ کی تصدیق کرتے ہیں اور انھوں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا۔ پس ہم عرب کے سب سے زیادہ سعادت مند لوگ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کے وقت درج ذیل اشعار کہے تھے:

وَقَـدْ بَـدَانَا فَکَـذَّبْنَا فَقَـالَ لَنَـا صِـدْقَ الْحَـدِیْثِ نَبِـیٌّ عِنْـدَہُ الْخَـبَرُ

نَبِـیٌّ صِـدْقٍ اَتٰـی بِالْحَـقِّ مِـنْ ثِقَـۃ وَافِی الْاَمَانَۃ مَافِیْ عوْدِہٖ خَور(۱۱)

(اور بلاشبہ آپ ﷺ ہمارے ہاں ظاہر ہوئے پس، ہم نے جھٹلایا۔ پس اس نبی ﷺ نے جس کو خبر ہے، ہمارے لیے سچی بات کہی۔ سچے نبی ہیں، وثوق سے حق لائے ہیں، امانت دار ہیں اور آپ ﷺ کے راستہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔)

حضرت کعب بن مالک ﷺ نے کہا:

وَکَـانَ لَنَـا النَّبِـیُّ وَزِیْـرَ صِـدْقٍ بِـــہ نَعْلُـــو الْبَرِیَّـــۃ اَجْمَعِیْنَـــا

نُقَاتِـلُ مَعْشَـرًا ظَلَمُـوُا وَعَصَـوْا وَکَـانُوْا بِالْعَـدَاوَۃ مُرْصِـدِیْنَا (۱۲)

(اور ہمارے لیے نبی کریم ﷺ ہیں، جو صدق کے حامی و مددگار ہیں، ان کی بدولت ہم تمام مخلوقات پر غالب آتے ہیں۔ ہم اس گروہ سے لڑتے ہیں جس نے ظلم کیا اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور وہ عداوت کی وجہ سے گھاٹے میں ہے۔)

حضرت مالک بن نمط رضی اللہ عنہ نے کہا:

حَلَفْتُ بِرَبِّ الرَّاقِصَاتِ اِلٰی مِنًی صَـوَادِرَ بِالرُّکْبَـانِ مِـنْ هَصـب قـردد

بِأَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰہ فِیْنَـا مُصَـدَّقٌ رَسُوْلٌ أَتٰی مِنْ عِنْدِ ذِی الْعَرْشِ مُھْتَدِ (۱۳)

(میں منی سے نکلنے والی تیز رفتار اونٹیوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں، جو سواروں کو لے کر مقامِ ھصب سے واپس ہوتی ہیں۔ کہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں، جن کی تصدیق کی گئی ہے اور وہ ایسے رسول ہیں، جو عرش والے کی طرف سے آئے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں۔)

حضرت رافع بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور بعض کے نزدیک رافع بن عمرو نے فرمایا:

رَعَیْـتُ الظَّـانَ اَحْمِیْھـا بِکَلْبِـیْ مِـنَ اللِّـصِّ الْخَفِـیِّ وَکُـلِّ ذِیْـبٍ

وَلَمَّـا اَنْ سَمِعْـتُ الـذِّئبَ نَادٰی یُبَشِّـــرُنِیْ بِاَحْمَـدَ مِـنْ قَرِیْـبٍ

سَـعَیْتُ اِلَیْـہ قَـدْ شَمَّـرْتُ ثـوْبِیْ عَلَـی السَّـاقَیْنِ قَاصِـدَ الرَّکِیْـبِ

فَاَلْفَیْتُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ قَوْلًا　　صَدُوْقًالَّیْسَ بِالْقَوْ لِ الْکَذُوْبِ
فَبَشَّرَنِیْ یَقُوْلُ الْحَقَّ حَتّٰی　　تَبَیَّنَتِ الشَّرِیْعَة لِلْمُنِیْبِ
وَاَبْصَرْتُ الضِّیَاءَ یُضِیْئُ حَوْلِیْ　　اَمَامِیْ اَنْ سَعَیْتُ وَمِنْ جَنُوْبِیْ (۱۴)

(میں بکریوں کو چراتا تھا اور اپنے کتے کے ذریعے ڈاکوؤں اور ہر بھیڑیے سے ان کی حفاظت کرتا تھا۔ اور جب میں نے بھیڑیے کو پکارتے ہوئے سنا جو مجھے قریب ہی سے احمد ﷺ کی بشارت دے رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کی طرف دوڑا اور تیاری کرتے ہوئے سواری کا قصد کیا۔ بھیڑیے سے ان کی حفاظت کرتا تھا۔ اور جب میں نے بھیڑیے کو پکارتے ہوئے سنا جو مجھے قریب ہی سے احمد ﷺ کی بشارت دے رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کی طرف دوڑا اور تیاری کرتے ہوئے سواری کا قصد کیا۔ پس میں نے نبی ﷺ کو سچی بات کہتے ہوئے پایا، جس میں کوئی جھوٹ نہیں تھا۔ آپؐ نے حق بات کی خوشخبری سنائی، یہاں تک کہ شریعت واضح ہو چکی اور میں نے روشنی کو دیکھا جو میرے ارد گرد کو منور کرتی ہے۔ اور جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور بائیں کو روشن کرتی ہے۔

ہاتف غیبی رضی اللہ عنہ نے کہا:

اِرْحَلْ عَلَی اسْمِ اللهِ وَالتَّوْفِیْقِ　　رِحْلَة لَّاوَانٍ وَّلَامَشِیْقٍ
اِلٰی فَرِیْقٍ خَیْرٍ مَّا فَرِیْقٍ　　اِلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ (۱۵)

اللہ کا نام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر۔ ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہو گی۔ اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہے۔ یعنی نبی ﷺ صادق و مصدوق کے پاس۔ حضرت حسانؓ نے کہا:

یُنَادِیْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا　　قَذَفْنَا هُمْ کَبَاکِبَ فِی الْقَلِیْبِ
اَلَمْ تَجِدُوْا حَدِیْثِیْ کَانَ حَقًّا　　وَّاَمْرُ اللهِ یَا خُذُ بِالْقُلُوْبِ
فَمَا نَطَقُوْا وَلَوْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا　　صَدَقْتَ وَکُنْتَ ذَارَ ءْیٍ مُّصِیْبٍ (۱۶)

جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضور ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔“ ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپؐ نے سچ کہا تھا اور آپؐ ہی صحیح رائے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن الزبعریٰ رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَلَقَدْ شَهدتُّ دِیْنَکَ صَادِقٌ　　حَقٌّ وَّاَنَّکَ فِی المِیْعَادِ جَسِیْمٌ (۱۷)

(اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ کا دین حق اور سچا ہے اور آپ ﷺ وعدے کے بڑے پکے ہیں۔)

حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَعَبَدْنَا الْاِلٰهَ حَقًّا وَّکُنَّا　　لِلْجَهالَاتِ نَعْبُدُ الْاَوْثَانَا
وَاءْتَلَفْنَا بِه وَکُنَّا عَدُوًّا　　فَرَجَعْنَا بِه مَعًا اِخْوَانًا
فَعَلَیْه السَّلَامُ وَالسَّلَامُ مِنَّا　　حَیْثُ کَانَ مِنَ الْبِلَادِ وَکَانَا
اِن لَّمْ نَکُن نَّرَالنَّبِیَّ فَاِنَّا　　قَد تَبِعْنَا سَبِیْلَه اِیْمَانًا (۱۸)

(اور ہم نے حق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور ہم جہالت کی بدولت بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ہم آپ ﷺ کے طفیل متحد ہوئے حالانکہ ہم دشمن تھے اور ہم بھائی بھائی بن گئے۔ پس آپ ﷺ پر سلام ہو، اور ہماری طرف سے

آپ ﷺ پر (دنیا میں جہاں بھی ہوں) سلام ہو۔ اگرچہ ہم نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھتے۔ لیکن ہم نے ایمان کے ساتھ آپ ﷺ کے راستے کی پیروی کی۔)

ذات رسول ﷺ بطور ملجا و ماوا

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كِتَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ نُوْرٌ لِّجَمْعِنَا وَاَخْلَافِنَا فِیْ كُلِّ بَادٍ وَّ حَاضِرٍ

اَتٰی خَیْرُ مَن یَّمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ كُلِّهَا وَاَفْضَلُهَا عِنْدَ اعْتِكَارِ الضَّرَّاءِ (۱۹)

(رحمان کی جانب سے زمین میں چلنے والوں میں سے سب سے بہترین شخص کی طرف ایک کتاب آئی ہے، جو ہم تمام کے لیے اور تمام ملکوں کے لیے ایک نور ہے۔ اور آپ ﷺ حاجات شدیدہ کے وقت بھی سب سے زیادہ افضل ہیں (کیونکہ آپ ﷺ کسی سائل کو مایوس نہیں کرتے تھے، حاجت مندوں کی حاجات کو پورا کرتے تھے اور آپ کے بحر سخاوت سے سائل کبھی مایوس نہیں لوٹتا تھا جس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی سب سے زیادہ تھے)

حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَانَبِيَّ الْهُدٰی اِلَیْكَ لَجَا حَيُّ قُرَيْشٍ وَّاَنْتَ خَيْرُ لَجَاءِ

حِيْنَ ضَاقَتْ عَلَيْهِم مَّعَهُ الْاَرْضُ وَعَادَاهُمْ اِلٰهُ السَّمَاءِ

وَالْتَقَتْ حَلَقَنَا الْبِطَانِ عَلَی الْقَوْمِ وَنُوْدُوْا بِالصَّيْلَمِ الصَّلْعَاءِ

اِنَّ سَعْدًا يُّرِيْدُ قَاصِمَةَ الظَّهْرِ بِاَهْلِ الْحُجُوْنِ وَالْبَطْحَاءِ(۲۰)

(اے نبی ہدایت! آپ ﷺ کے یہاں قریش کا قبیلہ اس وقت پناہ گزین ہوا جب ان پر زمین کی وسعت تنگ ہو گئی اور آسمان کے الہ نے ان سے دشمنی کی۔ اور آپ بہترین پناہ گاہ ہیں اور جب قریش پر دونوں حلقے کمند کے پڑ گئے تھے اور انھیں سخت مصیبت کی خبر سنائی گئی تھی۔ سعد چاہتے ہیں کہ اہل حجون و بطحاء کی پیٹھ توڑ دیں۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَارُكْنَ مُعْتَمَدٍ وَّعِصْمَةَ لَّائِذٍ وَّمَلَاذَ مُنْتَجِعٍ وَّجَارَ مُجَاوِرٍ

يَامَنْ تَخَيَّرَهُ الْاِلٰهُ لِخَلْقِهِ وَحَبَاهُ بِالْخُلْقِ الزَّكِيِّ الطَّاهِرِ

اَنْتَ النَّبِيُّ وَخَيْرُ عَصَبَةِ اٰدَمَ يَامَنْ يَّجُوْدُ كَفَيْضِ بَحْرٍ زَاخِرٍ

مِيْكَالُ وَمَعَكَ جِبْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا مَدَدٌ لِّنَصْرِكَ مِنْ عَزِيْزٍ قَاهِرٍ(۲۱)

اے رکن معتمد! اے جو یائے پناہ کو پناہ دینے والے! اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے! اے وہ نبی جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا۔ عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انھیں آراستہ کیا۔ آپ نبی ﷺ ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں اور اے وہ بزرگ! جو دریائے رواں کے مثل بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں، خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ ﷺ کی مدد کرنے کے لیے، آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔

جناب کہتے ہیں تھے کہ میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول

اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لیے دعامانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔ اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَمْسَیْتُ اَعْبُدُ رَبِّیْ لَاشَرِیْکَ لَہ　　رَبَّ الْعِبَادِ اِذَا مَاحُصِّلَ الْیُسْرُ

اَنْتَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ تُرْجٰی فَوَاضِلُہ　　عِنْدَ الْقُحُوْطِ اِذَا مَا اَخْطَاَ الْمَطَرُ (۲۲)

میں اپنے اس رب کی عبادت کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، جو بندوں کا رب ہے۔ کبھی آسانی حاصل ہو۔ آپؐ وہ رسول ہیں کہ قحط کے وقت جب بارش نہ ہو، ان کی سخاوت کی امید کی جاتی ہے۔

۶۔ یتیموں کا والی

حضرت قطن بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَاَیْتُکَ یَاخَیْرَ الْبَرِیَّۃِ کُلِّھَا　　نَبَتَ نَضَارًا فِی الْاَرُوْمَۃِ مِنْ کَعْبٍ

اَغَرُّ کَاَنَّ الْبَدْرَ سِنَۃ وَجْھِہ　　اِذَا مَا بَدَا لِلنَّاسِ حَلَلَ الْعَصْبِ

اِذَا مَابَدَا لِلنَّاسِ حَلَلَ الْعَصْبِ　　وَرَبَّیْتَ الْیَتَامٰی فِی السِّقَایَۃِ وَالْجَدْبِ (۲۳)

(اے تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین! آپ ﷺ قبیلہ کعب؟ کے سب سے عمدہ اور بہترین شخص ہیں آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین ہیں، گویا بدر آپ ﷺ کے چہرہ کا ہالہ ہے۔ جب بھی آپ ﷺ ایک عمامہ زیب تن فرماتے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حق کا راستہ کجی کے بعد سیدھا کر دیا اور آپ ﷺ نے سرسبزی اور قحط سالی میں یتیموں کی تربیت کی۔)

۷۔ ذات رسول ﷺ سرچشمۂ انصاف و صداقت و نجات

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَمَا یُعْتَدُّ رَامٍ فِیْ عَدُوٍّ　　بِسَھْمٍ یَّارَسُوْلَ اللہ قَبْلِیْ

وَذَالِکَ اَنَّ دِیْنَکَ دِیْنُ صِدْقٍ　　وَذُوْ حَقٍّ اَتَیْتَ بِہ وَعَدْلٍ

یُنَجَّی الْمُؤْمِنُوْنَ بِہ وَیُجْزٰی　　بِہ الْکُفَّارُ عِنْدَ مَقَامِ مَھْلٍ (۲۴)

(پس اے اللہ کے رسول! ﷺ مجھ سے پہلے دشمن کی نظر میں کوئی تیر انداز شمار نہ ہوتا تھا۔ اور (میں نے یہ اس لیے کیا) کہ آپ کا دین سچا ہے اور آپ نے اس کے ذریعے سے حقیقت اور انصاف کی بات پیش فرمائی ہے، اسی حقیقت اور انصاف کی بات کے ذریعے سے ایمانداروں کو نجات ملے گی اور کافر اسی کے سبب سے مقام مہل سے میں رسوا ہوں گے۔)

حضرت صرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی انس رضی اللہ عنہ نے کہا:

ثَوٰی فِیْ قُرَیْشٍ بِضْعَ عَشَرَۃَ حَجَّۃً　　یُذَکِّرُ لَوْ یَلْقٰی صَدِیْقًا مُوَاتِیًا

وَیَعْرِضُ فِیْ اَھْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَہ　　فَلَمْ یَلْقَ مَن یُّوْمِنُ وَلَمْ یَرَ دَاعِیًا

فَلَمَّا اَتَانَا اطْمَاَنَّتْ بِہ النَّوٰی　　وَاَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَیْبَۃَ رَاضِیًا

وَاَصْبَحَ لَا یَخْشٰی عَدَاوَۃَ وَاحِدٍ　　قَرِیْبًا وَّلَا یَخْشٰی مِنَ النَّاسِ بَاغِیًا

بَذَلْنَا لَہُ الْاَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا　　وَاَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغٰی وَالتَّاَسِیَا

اَقُوْلُ اِذَا صَلَّیْتُ فِیْ کُلِّ بِیْعَۃ　　حَنَانَیْکَ لَا تُظْھِرْ عَلَیَّ الْاَعَادِیَا (۲۵)

(آنحضرت ﷺ قریش (کے وطن یعنی مکہ) میں دس برس سے زیادہ رہے۔ اگر کوئی دوست مل جاتا تھا تو اسے اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے تھے اور زمانہ حج میں آپ ﷺ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ (فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو، کیونکہ قریش میری نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے ستاتے ہیں۔)

مگر آپؐ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ کی نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے ستاتے ہیں۔) مگر آپ ﷺ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ کی دعوت کرتا۔ پھر جب آپؐ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے۔ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے اور آپؐ کو قریب کے دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی کی دہشت باقی رہی، کیونکہ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ ﷺ پر خرچ کئے اور صلح وجنگ دونوں موقعوں میں ہم نے اپنی جانیں آپؐ پر نثار کیں۔ میں جب کسی عبادت خانہ میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اے میرے پرودگار! اپنی مہربانی سے ہم پر دشمنوں کو غالب نہ کر۔) حضرت علیؑ نے کہا:

فَأَمْسٰى رَسُوْلُ اللهِ قَدْ عَزَّ نَصْرُه   وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ أُرْسِلَ بِالْعَدْلِ(۲۶)

(پس رسول اللہ ﷺ کی مدد (کرنے والوں) کو بھی عزت حاصل ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ تو انصاف (ہی) کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے تھے۔)

۸۔ شفاعتِ رسول ﷺ

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَمَامَ رَسُوْلِ اللهِ لَا يَخْذُلُوْنَه   لَهُمْ نَاصِرٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَ شَفِيْعٌ(۲۷)

رسول اللہ ﷺ کے سامنے انھوں نے خوب بہادری سے قتال کیا اور آپؐ کے لیے جانیں نچھاور کرنے کے جذبے سے لڑے۔ حضور ﷺ ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے مددگار اور اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والے ہیں۔)

۹۔ مشاورت

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَكُنَّا لَه دُوْنَ الْجُنُوْدِ بِطَانَة   يُّشَاوِرُنَا فِيْ أَمْرِهِ وَ نُشَاوِرُهُ

دَعَانَا فَسَمَّانَا الشِّعَارَ مُقَدَّمًا   وَّكُنَّا لَه عَوْنًا عَلٰى مَن يُّنَاكِرُه

جَزَى اللهُ خَيْرًا مِّنْ نَّبِيِّ مُحَمَّدًا   وَأَيَّدَه بِالنَّصْرِ وَاللهُ نَاصِرُه (۲۸)

(اور ہم لشکروں کے سامنے آپ کے لیے ایک ڈھال تھے آپ ﷺ اپنے معاملے میں ہم سے مشورہ کرتے ہیں اور ہم ان سے مشورہ کرتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بلایا اور ہمارا شعار مقدم مقرر فرمایا اور ہم آپ ﷺ کے مددگار تھے، ہر اس شخص کے خلاف جو آپ ﷺ کا مقابلہ کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو جزائے خیر دے اور آپ ﷺ کی مدد کرے اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کا مددگار ہو۔)

۱۰۔ قبائل کو شیر وشکر کرنے والا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَآمَنَ أَقْوَامٌ بِذَاكَ وَأَيْقَنُوْا   فَأَمْسَوْا بِحَمْدِ اللهِ مُجْتَمِعِي الشَّمْلِ(۲۹)

(پس کچھ لوگوں نے اس کو مان لیا (یعنی نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے) اور یقین کر لیا تو بحمد اللہ وہ اپنی

تمام منتشر قوتوں کو ایک جگہ جمع کرنے والے ہو گئے۔)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَلْتُحْدَثَنْ بَدَاءِعُ مِنْ بَعْدِہٖ تَعْیٰی بِھِنَّ جَوَانِحٌ وَصُدُوْرٌ (۳۰)

(آپ ﷺ کے بعد ایسے نئے نئے حوادث پیش آئیں گے جن (کی گراں باری) سے پسلیاں اور سینے تھک جائیں گے۔)

۱۱۔ ایفائے عہد

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَااللّٰہِ مَا حَمَلَتْ اُنْثٰی وَلَا وَضَعَتْ مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْاُمَّۃِ الْھَادِی

وَلَابَرَاَ اللّٰہُ خَلْقًا مِّنْ بَرِیَّتِہٖ اَوْفٰی بِذِمَّۃِ جَارٍ اَوْ بِمِیْعَادٍ

مَنِ الَّذِیْ کَانَ فِیْنَا یُسْتَضَاءُ بِہٖ مُبَارَکَ الْاَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّ اِرْشَادٍ

مُصَدِّقًا لِلنَّبِیِّیْنَ الْاُلٰی سَلَفُوْا وَاَبْذَلُ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِیْ (۳۱)

ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا، آپ برکت والے انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیا کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔

حضرت عبدالرحمان بن حسان بن ثابت نے اپنے والد حسان سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا:

یَا حَارُمَن یَّغْدُرُ بِذِمَّۃِ جَارِہٖ مِنْکُمْ فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَّایَغْدُرُ (۳۲)

(اے حارث! تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بدعہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ) محمد ﷺ بدعہدی نہیں کرتے۔)

حضرت انس بن زنیم الکنانی رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَمَا حَمَلَتْ مِن نَّاقَۃ فَوْقَ رَحْلِھَا اَبَرَّوَّفٰیْ ذِمَّۃ مِّن مُحَمَّدٍ (۳۳)

(کسی اونٹنی نے اپنے کجاوے پر محمدؐ سے زیادہ نیک اور عہد و پیمان کو پورا کرنے والا کبھی نہیں اٹھایا۔)

۱۲۔ صبر و حلم رسول ﷺ

حضرت زہیر بن صرد رضی اللہ عنہ نے کہا:

اِن لَّمْ تَدَارَکْھا نَعْمَاءُ تُنْشِرُھا یَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِیْنَ یُخْتَبَرُ

(آپ ﷺ جو احسانات منتشر کر رہے ہیں اگر ان نے ان کی تکلیفوں کا مداوا اور تدارک نہیں کیا تو ان کی محرومی کا کیا ٹھکانا ہے؟ اے لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم! جب آزمایش ہو۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَسُوْلُ االلّٰہِ مُصْطَبِرٌ کَرِیْمٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ یَنْطِقُ اِذْ یَقُوْلُ (۳۵)

اللہ کے رسول ﷺ صبر کرنے والے کریم ہیں۔ جب بھی بولتے ہیں اللہ کے حکم کے ساتھ بولتے ہیں۔

۱۴۔خطا کار سے در گزر کرنے والے

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے کہا:

نُبِّئْــــتُ اَنَّ رَسُــــوْلَ اللهِ اَوْعَـــدَنِیْ وَالْعَفْـوُ عِنْـدَ رَسُـوْلِ اللهِ مَـامُوْلٌ (۳۶)

مجھے اطلاع ملی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے مجھے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی ہے لیکن معافی کی بھی امید اللہ کے رسول سے کی جاتی ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَعْنِـی النَّبِـیَّ اَخَـا التَّکَـرُّمِ وَالنَّـدٰی وَاَبَـرُّ مَـن یُّـوْلِیْ عَلَـی الْاِقْسَـامِ(۳۷)

(میری مراد حضرت محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ لوگوں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور آپ ﷺ سخت دشمن کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کرتے ہیں۔)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَذَکَــرْتَ مِنَّـــا مَاجِـــدًا ذَاهِمَّـــة سَمْـحَ الْخَلَائِـقِ مَاجِـدَ الْاَقْـدَامِ(۳۸)

(اور ہم میں اس شخصیت کو یاد کریں یعنی حضرت محمد ﷺ کو جو معزز، ہمت والے، مخلوق کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرنے والے اور بزرگی کے کام سرانجام دینے والے ہیں۔)

حضرت سمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَقِلْنِیْ کَمَا أَمَّنْتَ وَرْدًا وَّلَمْ أَکُنْ بِأَسْوَأَ ذَنْبًـــا اِذْ أَتَیْتُـــکَ مِـــن وَّرْدٍ (۳۹)

(مجھے معافی دیجیے جیسا کہ آپ ﷺ نے ورد کو پناہ دی جب میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا تو ورد سے زیادہ گناہ گار نہیں ہوں۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یَـدُلُّ عَلَـی الـرَّحْمٰنِ مَـن یُّقْتَـدٰی بِـه وَیُنْقِـذُ مِـنْ هـوْلِ الْخَـزَایَا وَیُرْشِـدُ

اِمَــامٌ لَّهُـمْ یَهْـدِیْهِمُ الْحَـقَّ جَاهِـدًا مُعَلِّـمُ صِـدْقٍ اِن یُّطِیْعُـوْهُ یَسْـعُدُوْا

عَفُـوٌّ عَـنِ الـزَّلَّاتِ یَقْبَـلُ عُـذْرَهُمْ وَاِن یُّحْسِنُوْا فَااللهُ بِالْخَیْرِ اَجْوَدُ(۴۰)

آپ رحمٰن کی طرف راہنمائی کرنے والے قابل اتباع اور قابل تقلید شخصیت تھے اور رسوائیوں کے خوف سے بچاتے تھے اور صحیح راہ کی طرف راہنمائی کرتے تھے وہ ان کے امام تھے جو کوشش کرکے ان کی حق کی طرف راہنمائی کرتے تھے اور وہ سچ کے معلم تھے جب وہ اس کی اطاعت کریں گے تو سعادت پائیں گے۔ وہ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اور ان کے عذروں کو قبول کرنے والے تھے اور اگر وہ اچھے کام کریں تو اللہ انھیں بہت بھلائی دینے والا ہے۔

۱۵۔ محسنِ انسانیت

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَـــذَکَّرُ آلَاءَ الرَّسُـــوْلِ وَمَـــا اَرٰی لَهَـا مُحْصِیًا نَفْسِـیْ فَنَفْسِـیْ تَبَلَّـدُ

مُفَجَّعَـة قَـدْ شَـفَّهَا فَقْـدُ اَحْمَـدَ فَظَلَّـــتْ لآ لَاءِ الرَّسُـــوْلِ تُعَـــدِّدُ

وَمَا بَلَغَتْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ عَشِيْرَه　　وَلٰكِنَّ نَفْسِىْ بَعْضَ مَا قَدْ تَحْمَدُ(۴۱)

وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یاد دلاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پاتا تو میرا دل افسوس کرتا ہے وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد کی موت نے کمزور کر دیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو' وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یاد دلاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پاتا تو میرا دل افسوس کرتا ہے وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد کی موت نے کمزور کر دیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے لیکن میرا دل غمگین ہو گیا ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ غَيَّبُوْا حِلْمًا وَّعِلْمًا وَّرَحْمَة　　عَشِيَّة عَلَّوْهُ الثَّرٰى لَايُوَسَّدُ (۴۲)

(انھوں نے حلم و علم اور رحمت کو شام کے وقت (ان کی قبر مبارک میں) چھپا دیا ہے۔ اور اس پر تر مٹی ڈال دی ہے جسے سہارا نہیں دیا جاتا۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عَزِيْزٌ عَلَيْه اَن يَّحِيْدُوْا عَنِ الْهُدٰى　　حَرِيْصٌ عَلٰى اَن يَّسْتَقِيْمُوْا وَيَهتَدُوْا

عَطُوْفٌ عَلَيْهِمْ لَايُثَنِّى جَنَاحَه　　اِلٰى كَنَفٍ يَّحْنُوْ عَلَيْهِمْ وَيَمْهُدُوْ (۴۳)

ان کا ہدایت سے انحراف کرنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ ان کی ہدایت واستقامت کا خواہش مند ہے وہ ان پر مہربان ہے اور وہ اپنے دست رحمت ان سے نہیں اٹھاتا۔

۱۶۔ سخاوت

حضرت قیس بن بحر بن طریف رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَمَن مُّبَلِّغٌ عَنِّىْ قُرَيْشًا رِسَالَة　　فَهَل بَعْدَهُمْ فِى الْمَجْدِ مِن مُّتَكَرِّمٍ

بِاَنَّ اَخَاكُمْ فَاعْلَمَنْ مُحَمَّدًا　　تِلْمِيْدَ النَّدٰى بَيْنَ الْحُجُوْنِ وَزَمْزَم (۴۴)

میری طرف سے کون قریش کو پیغام پہنچائے گا کہ کیا ان کے بعد شرافت و بزرگی میں کوئی معزز ہے جان لو کہ آپ کے بھائی محمد ﷺ نے حجون اور زمزم کے درمیان زمین کو داد و دہش سے پر کر دیا۔

قرہ بن ہبیرہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

حَبَاهَا رَسُوْلُ اللّٰه اِذْ نَزَلَتْ بِه　　وَاَمْكَنَهَا مِن نَاءِلٍ غَيْرِ مُنْفَدٍ

فَاَضْحَتْ بِرَوْضِ الْخَضْرِ وَهِىَ حَثِيْثَة　　وَ قَدْ اَنْجَعَتْ حَاجَاتِهَا مِن مُحَمَّدٍ(۴۵)

(وفد جب رسول اللہ ﷺ کی جناب میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے یہ عنایت کی کہ وہ وفد کو ایسا فیض بخشا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں وفد کی جماعت جو بہت گرم روتھی سرسبز مرغزار میں ٹھہر گئی رسول اللہ ﷺ کے لطف و کرم سے اس کی حاجتیں پوری ہو گئیں۔)

حضرت مالک بن عوف النضری رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَوْفٰى وَاَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ لِمُجْتَدِىْ　　وَمَتٰى تَشَاءْ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِىْ غَد (۴۶)

آپ ﷺ نے وعدہ پورا کیا پھر عطیہ مانگنے والے کو وافر عطا کیا اور جب تم چاہو گے اس کے بارے میں

جو آئندہ کل ہونے والی ہے۔ تمھیں اس کی خبر دے دیں گے۔ (کیوں کہ آپ ﷺ پر وحی الٰہی کا سلسلہ جاری وساری تھا جس کے تناظر میں آپ ﷺ کفار کو جواب دیتے تھے اور ان کے اعتراضات دور کرتے تھے)۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

مُحَمَّـــدٌ وَّالْعَزِیْــــزُ االلهُ یُخْـــبِرُه بِمَـا تُکَـنُّ سَـرِیْرَاتُ الْاَقَاوِیْـلُ(۴۷)

اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو ان چیزوں کے خبر دی دیتا ہے جو تمھارے دلوں میں سربستہ رازوں کی صورت میں ہے۔

۱۷۔ صحیح رائے کے مالک

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہا:

یُنَـــادِیْھِمْ رَسُـــوْلُ االلهِ لَمَّـــا قَـذَفْنَا هُـمْ کَبَاکِـبَ فِـی الْقَلِیْـبِ

اَلَمْ تَجِـدُوْا حَـدِیْثِیْ کَـانَ حَقًّـا وَّاَمْـــرُ االلهِ یَا خُـــذُ بِالْقُلُـــوْبِ

فَمَـا نَطَقُــوْا وَلَـوْ نَطَقُــوْا لَقَـالُوْا صَدَقْتَ وَکُنْتَ ذَارَایٍ مُّصِیْبٍ(۴۸)

(جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضورؐ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔“ ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپؐ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔“ ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپ ﷺ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ہی صحیح رائے والے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

مِثْـلَ الْھِـلَالِ مُبَارَکًـا ذَا رَحْمَـــة سَمْـحَ الْخَلِیْقَـة طَیِّـبَ الْأَعْـــوَادِ(۴۹)

آپؐ چاند کی طرح ہیں برکت ورحمت والے ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔

رسول کریم ﷺ کی دعوتی زندگی

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

ثَوٰی فِیْ قُرَیْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حِجَّةً یُـــذَکِّرُ لَـــوْیَلْقٰی صَـــدِیْقًامُّوَاتِیَا

وَیَعْرِضُ فِیْ أَھْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَه فَلَــمْ یَـــرَمَن یُـــؤْوِیْ وَلَمْ یَرَدَاعِیًـــا

فَلَمَّـا أَتَانَا وَاطْمَأَنَّـتْ بِـهِ النَّـوٰی فَأَصْـبَحَ مَسْـــرُوْرًا بِطَیْبَـــة رَاضِـــیًا

وَأَصْـبَحَ لا یَخْشٰـی عَـدَاوَةَ ظَـالِمٍ قَرِیْـبٍ وَّلَا یَخْشٰـی مِـنَ النَّـاسِ بَاغِیًـا

بَـذَلْنَا لَـهُ الْأَمْـوَالَ مِـنْ جُـلِّ مَالِنَـا وَأَنْفُسِـــنَا عِنْـــدَ الْـــوَغٰی وَالتَّآسِـــیَا

نُحَارِبُ مَنْ عَادٰی مِنَ النَّاسِ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا وَّاِنْ کَانَ الْحَبِیْبَ الْمُصَافِیا(۵۰)

حضرت محمدؐ نے قریش میں دس سے زیادہ سال قیام فرمایا وہاں اگر انہیں کوئی ہمدرد اور غمگسار مل جاتا تو آپ اسے دین اسلام کی دعوت دیتے وہ حج کے دنوں میں مختلف قبائل کے پاس جاتے اور ان سے اسلام کی

حمایت و نصرت کی بات کرتے۔ لیکن وہاں انھیں کوئی پناہ اور دعوت قبول کرنے والا نہ ملا۔ آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے اور یہاں آکر اطمینان فرحت خوشی مسرت اور سکون محسوس کیا یہاں انھیں نہ تو کسی ظالم رشتہ دار کی دشمنی کا خوف ہے۔ اور نہ کسی سرکش کی بغاوت کا، ہم نے اپنے قیمتی چیزیں آپ کے قدموں میں نچھاور کردیں اور اپنی جانیں آپ پر قربان کرنے کا عزم کیا۔ جو شخص آپ کے مقابلے میں آیا ہم نے اسے منہ توڑ جواب دیا خواہ وہ کوئی قریبی دوست اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

درج بالا اشعار کے اخیر میں حضرت حسان نے درج ذیل شعر بھی کہا:

وَنَعْلَـــمُ أَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَـــيْرُه   وَانَّ كِتَابَ اللهِ أَصبَح هَادِيًا (۵۱)

اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالی کے علاوہ اور کوئی رب نہیں ہے اور بے شک اللہ تعالی کی کتاب ہی راہبر و راہنما ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَ بَا لَهَـبٍ ابلِـغ بِاَنَّ مُحَمَّـدًا   سَـيَعلُو بِمَـا اَدَّى وَاِن كُنتَ رَاغِمًـا

وَاِن كُنتَ قَـد كَذَّبتَـهُ وَخَذَلتَـهُ   وَحِيدًا وَّطَاوَعتَ الهَجِينَ الضُّرَاغِمَا

وَلَـو كُنتَ حُرًّا فِى اَرُومَة هَاشِمٍ   وَفِى سرها مِـنهُم مَنَعتَ المظَـا لِمَـا

وَلكِـنَّ لِحِيَـانًا ابُـوكَ وَرِثتَـهُ   وَمَاوَى الخَنَا مِـنهُم فَدَع عَنكَ هَاشِمًا

سَمَلت هاشم للمكرمات للعلى   وَغُودِرتَ فِى كَابٍ مِّنَ اللُّؤمِ جَاثِمًا(۵۲)

(ابو لہب کو یہ پیغام پہنچادو کہ حضرت محمد ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں چھا کر رہے ہیں۔ خواہ تجھے یہ بات انتہائی ناگوار ہو۔ تو نے ان کی تکذیب کی اور انھیں تکلیف پہنچائی ہے اور معمولی غلاموں کی خوشی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر تیرا تعلق ہاشم کے اعلیٰ اور معزز لوگوں سے ہوتا تو، تو کبھی ایسے گھٹیا کام نہ کرتا۔ لیکن تو اپنے باپ لحیان کا وارث ہے اور تمھارا قبیلہ بدگوئی کا مرکز ہے۔ اس لیے تو بنو ہاشم کی طرف منسوب ہونا چھوڑ دے۔ بنو ہاشم نے عزتیں اور بلندیاں سمیٹ لیں اور تو ذلت کی گہرائیوں میں پڑا رہ گیا۔

فضالہ لیثی رضی اللہ عنہ نے کہا:

لَـوْ مَـا رَاَيْـتِ مُحَمَّدًا وَّجُنُوْدَه   بِالْفَـتْحِ يَـوْمَ تُكَسَّـرُ الْاَصْـنَامُ

لَرَاَيْـتِ نُـوْرَ اللهِ اَصْـبَحَ بَيْنَنَـا   وَالشِّرْكُ يَغْشٰى وَجْهَهُ الْاَظْلَامُ (۵۳)

(اگر تو محمد ﷺ کو اور ان کے لشکر کو فتح مکہ کے دن دیکھتی جب آپ ﷺ نے بتوں کو توڑا تو اللہ تعالی کے نور کو آشکار دیکھتی اور شرک کو تاریکیوں میں چھپا ہوا دیکھتی۔)

خلاصۂ بحث

دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نعتیہ شاعری تخیلاتی، ماورائی اور مبنی بر مبالغہ نہیں ہے یا اس کا مقصد محض ادب برائے ادب نہیں ہے بلکہ جہاں یہ نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے وہاں یہ اپنے اندر سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش سموئے ہوئے ہے۔

اس مختصر سے مقالہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔

ابتدامیں رسول کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ علی الاطلاق بیان ہوئے ہیں پھر آپ ﷺ کے شمائل، اخلاقیات اور خصائل بیان ہوئے ہیں۔ وہ خصائل درج ذیل ہیں:

امانت و دیانت، صداقت، ذات رسول بطور ملجا و ماوی، سرچشمۂ انصاف و صداقت و نجات، شفاعت حقہ، ذات رسول بطور قبائل کا شیر و شکر کرنے والا، بارعب شخصیت، صبر و حلم، عفو و درگزر، محسن انسانیت، حلم و علم، خیر خواہ انسانیت، ایفائے عہد سخاوت، رائے کی درستگی، بہترین عادات کی حامل ہستی اور نور ہدایت۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی (المتوفی: ۲۳۰ھ۔): الطبقات الکبری، ج۲ص ۳۵۳، ۳۵۴، (مترجم از علامہ عبداللہ العمادی) نفیس اکیڈمی، کراچی۔)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار رسول کریم ﷺ کے وصال کے موقع پر کہے تھے۔

(۲) البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: ۱۳۶، ۱۳۷، دار الاندس للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۳۸۶ھ۔۱۹۶۶

(۳) ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: ۷۷۴ھ۔): البدایۃ والنہایۃ، ج۵ص ۲۸۱، (مترجم از مولانا اختر فتح پوری) نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۹ھ۔۱۹۸۹ء۔

(۴) ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، ج۴، ص ۱۴۰، دار الفکر، بیروت، الطبعۃ الثانیہ، ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء۔

(۵) السہیلی، ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن احمد السہیلی (المتوفی: ۵۸۱ھ۔): الروض الأنف، ج۱، ص ۲۱۸، المکتبہ الفاروقیہ، ملتان، الباکستان، ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء۔

(۶) ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، ج۱، ص ۸۴۳۔

(۷) ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن إبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عزالدین ابن الأثیر (المتوفی: ۶۳۰ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ۱۳۲

(۸) ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: ۸۵۲ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج۱، ص ۲۵۲۔

(۹) ابن حجر، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج۳، ص ۲۶۱۔

(۱۰) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۳، ص ۱۷۰، (مترجم از مولوی قطب الدین احمد) مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور۔

(۱۱) السہیلی، الروض الأنف، ج۱، ص ۲۱۸۔

(۱۲) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۳، ص ۲۶۷۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ج۴، ص ۱۳۲۔

(۱۳) ابن الأثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۵ص ۱۳۲

(۱۴) ابن الأثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳، ص ۳۸۷۔

(۱۵) ابن حجر، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج۳، ص ۴۱۔

(۱۶) حسان بن ثابت انصاری، دیوان) اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص ۷۰، ۷۱،

(۱۷) ابن کثیر،البدایة والنهایة،ج۴،ص۳۰۹۔
(۱۸) ابن کثیر،السیرة النبویة ،ج۴،ص۱۳۹، ۱۴۰۔
(۱۹) ابن کثیر،السیرة النبویة ،ج۱،ص۳۷۸۔
(۲۰) ابن الأثیر،اسد الغابة فی معرفة الصحابة،ج۵،ص۹۲، ۹۳۔
(۲۱) ابن الأثیر,اسد الغابة فی معرفة الصحابة،ج۲،ص۴۱۷
(۲۲) ابن حجر،الإصابة فی تمییز الصحابة ،ج۱،ص۴۶۔
(۲۳) ابن حجر،فی تمییز الصحابة،ج۳،ص۲۳۸۔
(۲۴) ابن کثیر،البدایة والنهایة،ج۳،ص۲۴۴۔ابن ہشام: السیرة النبویة،ج۲،ص۲۴۵۔
(۲۵) ابن الأثیر،اسد الغابة فی معرفة الصحابة،ج۵،ص۶۷۔
(۲۶) ابن ہشام: السیرة النبویة،ج۲،ص۲۳۲،
(۲۷) حسان بن ثابت انصاری، دیوان) اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص: ۳۴۰،۳۴۱،
(۲۸) ابن ہشام: السیرة النبویة ،ج۴،ص۱۱۱۔
(۲۹) ابن ہشام: سیرت النبی،ج۲،ص۲۳۳،
(۳۰) ابن سعد،الطبقات الکبری،ج۲،ص۳۵۲، ۳۵۳،
(۳۱) حسان بن ثابت انصاری، دیوان) اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص۱۷۵،۱۷۶،
(۳۲) ابن الأثیر،اسد الغابة فی معرفة الصحابة،ج۶ص۳۹۹،
(۳۳) ابن حجر،الإصابة فی تمییز الصحابة ،ج۱،ص۶۹۔
(۳۴) ابن کثیر،البدایة والنهایة ،ج۴،ص۳۵۳۔
(۳۵) ابن ہشام، السیرة النبویة ،ج۳،ص۱۷۱۔
(۳۶) ابن کثیر،البدایة والنهایة،ج۴،ص۳۶۹تا۳۷۲۔ابن ہشام: السیرة النبویة،ج۴،ص۱۴۷تا۱۵۵۔
(۳۷) حسان بن ثابت انصاری، دیوان) اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص: ۴۹۶، ۴۹۷۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت انصاری، ص۱۴۱۔
(۳۸) ایضا،ص۱۴۱۔
(۳۹) ابن سعد،الطبقات الکبری،ج۲،ص۵۳،
(۴۰) ابن کثیر،البدایة والنهایة،ج۵،ص۲۸۰،۲۸۱ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص۱۶۶،
(۴۱) ایضا،ص۱۶۴، ۱۶۵۔
(۴۲) ایضا،ص۱۶۵، ۱۶۶،
(۴۳) ابن کثیر،البدایة والنهایة،ج۵،ص۲۸۱۔ ''أن یحیدوا'' کی جگہ ''أن یجورو'' ہے۔
(۴۴) ابن ہشام: السیرة النبویة ،ج۳،ص۲۰۵،۲۰۶۔
(۴۵) ابن سعد،الطبقات الکبر ی ج۲،ص۷۷،
(۴۶) ابن حجر،االإصابة فی تمییز الصحابة ،ج۳،ص۳۵۲۔

(۴۷) حسان بن ثابت انصاری، دیوان (اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص۴۰۳، ۴۰۴، البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص۳۷۵۔

(۴۸) ایضا،، ج۲، ص۲۹۴۔

(۴۹) ایضا، ص۱۵۹۔

(۵۰) ایضا، ص۵۴۶، ۵۴۷،

(۵۱) ایضا،

(۵۲) ایضا، ص۵۲۴، ۵۲۵،

(۵۳) ابن ہشام: السیرة النبویة ،ج۴، ص۶۰۔ابن الاثیر، اسد الغابة فی معرفة الصحاب، ج۷، ص۹۹۷

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆